

رجسٹر نمبر ۷۸۳
سنہ ۱۹۳۱ء
LUCKNOW
1931
OUDHPUNCH
1931
M.B. KHAN ARTIST LUCKNOW

چند دیسی نظم کتابیں

اردو کتابوں کی زبان [illegible]
قابل [illegible]
[illegible]
بچوں کے کلام [illegible]
بچوں کے کلام [illegible] کی کتاب [illegible]
بچوں کو [illegible] قیمت .... [illegible]
دبستان [illegible] بچوں کی اخلاق [illegible]
[illegible] قیمت .... [illegible]
دلچسپ نظمیں - بچوں کا دل بہلانے [illegible]
[illegible] قیمت .... [illegible]
سلیس نظمیں [illegible] قیمت ...
[illegible]
۱ - [illegible]
[illegible]
۳ - جناب [illegible]
۴ - جناب [illegible]
۵ - ۶ - جناب [illegible]
[illegible]
۱۰ - جناب [illegible]
بمبئی ۱۱ - اڈیٹر اودھ پنچ لکھنؤ۔

المشتہر

ناظم انصاری [illegible] بمبئی نمبر [illegible]

سیاحت ظریف

یعنی

منشی سید محمد احسن صاحب ظریف لکھنوی کا منظوم سفرنامہ اوراق عجب و دلچسپ تفریح ہے جسے [illegible] شاعری کی ظرافت آمیز استادی سے فائدہ اٹھائیے قیمت فی جلد [illegible] مکمل [illegible] وی پی اور منی آرڈر [illegible] ہے۔

المشتہر

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

مجلدات اودھ پنچ بابت سنہ ۱۹۳۰ء

چند فائل برائے فروخت موجود ہیں۔ یہ مجلدات ذخائر علم و ادب و ظرافت و سیاست سے مالا مال ہیں۔ ہر کتب خانے میں ضرور رہنا چاہئیں۔ اس کے علاوہ دیگر سنین ماضیہ کے بھی مکمل فائل برائے فروخت موجود ہیں فرمائش بھیجیے۔

اودھ پنچ ہر دلعزیز [illegible] ہے [illegible] اشتہار دہندے کے فائدہ اٹھاتا ہے۔

منیجر

توجہ شرط ہے

(۱) اودھ پنچ میں بھرتی کی خبریں نہیں ہوتیں۔ [illegible] اودھ پنچ [illegible] سودوں کی طرح [illegible] نہیں کرتا۔ بلکہ ایک حکیم کی طرح قابل [illegible] کرتے ہیں [illegible] اودھ پنچ [illegible] ہے۔

(۲) قیمت کی زیادتی [illegible] بلکہ [illegible] کی [illegible] واقعات اور [illegible] اخلاقی و سیاسی [illegible] سال بھر [illegible] آپ کو سیکڑوں [illegible] مل جائیں گے۔

(قواعد و ضوابط)

(۱) اجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) [illegible] شاگردان مدارس کے ساتھ [illegible] تصدیق [illegible] سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کیجا سکتی [illegible] سالانہ قیمت لی جائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) طالبان [illegible] قیمت [illegible] سالانہ خریداروں سے قیمت [illegible] اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ [illegible] قیمت جاری کرائیں [illegible] فائدہ اٹھائیں [illegible] قیمت ہے۔

(۴) [illegible] صاحب [illegible] ہمیشہ [illegible] اشاعت کے [illegible] خریداروں کے [illegible] کا علاج [illegible] جائز [illegible] اشاعت سے [illegible] مقصود نہیں ہے لہٰذا [illegible] نہیں ہوتا۔

(۵) ہر مضامین [illegible] اودھ پنچ [illegible] کے مطابق [illegible] نہیں بھیجا۔

(۶) مضامین [illegible] ایک ہی رخ پر لکھے جائیں [illegible]
[illegible] ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

تم کے رنگ روں گی۔ مجھے بھی شہزادی بنایا ہے؟ بھائی معروف کا دم بھیجے ہی نکل گیا کہ مسیں بھیگنے لگے۔ کہ بی بی میں کچھ ایسی تھوڑی کرنا چاہتی ہیں نے کہا تمہارے کپڑے میلے ہیں۔ میرا ارش میلا ہو جائے گا۔ تھوڑی دیر میں تم لباس بدل کے آنا۔ وہ جواہر دیکھیں گی کہ جنھیں فلک نے ابھی تک نہ دیکھے ہوں گے۔ ہاں اب یہ بیان کرو کہ تمھیں یہاں تک کس نے پہونچایا۔

عزہ :۔ پہلے یہ بتاؤ کہ اس مقام کا نام کیا ہے؟

معروف :۔ شتیان الحسن ۔

عزہ :۔ اچھا تو شتغا و نجیان الحسن صاحب سنیے۔ آپ جو یہ بے خبر ہو بھاگے تو مجھے بہت سی مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑا اگر آپ ٹھیک ہوتے تو وہ شہ جانتا ہے جیسے پر سکے کے بولیاں اولاق اور دوستوں سے گوشت چبائی کرتم مردود بیش پر جہاں وہ ریش نہیں ڈالا گیا کہ وہ قاضیوں کے یہاں نالش کی کہ قاضی کے پیارے آپ کو ڈھونڈھتے رہے مگر آپ کا نشان نہ ملے۔ اب سوا بھیک مانگنے کے اور کوئی چارہ کار نہ تھا۔ تیرے سیر سے آگے ہاتھ پھیلا کے اب تک بسر کرتی رہی مگر خدا جانے بھیک دینے والوں کو کیا ہو گیا آپ کا قصہ کیونکر معلوم ہو گیا تھا کہ جو کوئی بھیک دیتا وہ بھی وہ چار گالیاں ضرور بھیک کے ساتھ دیا کرتا۔ اور اکثر تو بھیک کی جگہ شو بہ پر ندے کے زندے ٹھوکر دے دیتے اور چلے جاتے تھے۔ آخر مجھ سے اپنے کچھ برداشت ہوئی ایک دن اور ایک رات فاقے سے بسر کرنے کے بعد شہر کے باہر نکلی اور ایک جگہ بیٹھ کے اپنی قسمت پر آنسو بہانے لگی۔ میری آنکھوں کے آتش فشاں سے آنسوؤں کا دریا بہہ رہا تھا کہ اتنے میں ایک شخص سامنے آیا اور اسنے گریہ وزاری کا سبب پوچھا میں نے اپنی رام کہانی سب اسکے آگے بیان کی وہ قہقہہ مار کر ہنسا اور کہنے لگا

بی بیتی تمھاری مصیبت کا باعث میں ہی ہوا ہوں کہ میں تمھیں وہیں پہونچا دوں جہاں تمھارا شکار بیٹھا ہوا تمھیں سے چھوٹ کر پناہ گزین ہے۔ اسے وہ تو آجکل بادشاہی کے مزے لوٹ رہا ہے۔ سو کوڑی اور بے صد رہتا نہیں تو ناک کی پھنگی لگیجاں کی خبر نہیں؟ اتنا کہکر وہ مجھے لے اڑا اور مجھے اس مکان کے کوٹھے پر اتارا اور اشاروں سے تمھاری آرام گاہ بھی بتا دی کہ حضور جہاں آرام فرماتے ہیں۔ حضور دروسے کو کیا کہوں



لاٹھی ٹھیکری لیے ہم بیٹھے ہیں
دیکھیے کب وہ بلاتے ہیں ہمیں

کیسے آرام سے ہیں اور اپنی بی بی کی ذرا بھی خبر نہیں لیتے۔ خیر جو کچھ ہونا تھا ہوا مگر اب آپ کو واضح رہے کہ یہاں بھی قاضی ہے اور وہ شرعی حقوق کی ادائی آپ سے پھر کرا سکتا ہے اپنی داڑھی کی عزت آپ ہی کے ہاتھ ہے" یہ کہکر بی بی عزہ نے جب منار ریش کی طرف ہاتھ بڑھایا بیچارے معروف نے پیچھے سرک کے وار بچایا اور عرض کرنے لگے بیگم بدنام خرابیاں اپنے پیچھے خدا نے اتھی پیدا کی ہیں انصاف کرو۔ تم نے مجھے بھاگنے پر مجبور کیا یا

میں خود بھاگا ۔ میرا بھاگنا بہت مبارک ہوا جو بھاگنے کی بی بی بائی سورج سا لوگا ملا خدا کے فضل سے یہیں کرتا ہوں تو آرام سے ہوں نہیں مگر دور تمام وقت قسمت حاصل ہے۔ ابھی چاہوں تو عالم کو زیر و زبر کر ڈالوں۔ تم بیچاری مجھ سے پیش نہیں پا سکتیں وہ دن گئے وہ زمانہ چل بسا۔ صاف صاف کہتا ہوں کہ اگر تم کو میرا ساتھ دینا ہے تو نیکی سے رہو۔ اچھی پرانی باتیں چھوڑ دو۔ میری زندگی بھر تنہا نہ ہو دی تھی ورنہ ہو گی اور نہ پیچھے کی سزا پاؤ گی" بی بی عزہ نے سنت سماجت کی کہ جو ہوا سو ہوا مقدر میں فراق ہی لکھا تھا اب عمر بھر تابعداری کروں گی۔ انسان کچھ کھو کے سیکھتا ہے بہت دکھ اٹھائے۔ اب عقل آگئی ہے"

معروف ۔ ہاں یہی میں کہتا ہوں۔ ابھی تک تمھاری دولت میری آنکھوں میں باقی ہے مگر یہ خواہی وجہ کا سکے ظاہر ہوتے ہی جلاد ہوگا اور تمھاری گردن۔ اسے دیکھو یہ انگوٹھی ہے ابھی اسے رگڑوں تو آفت آجائے۔ جن نکلے تمھیں کچا کھا جائے۔ اس جن کا نام ابو السعادات ہے۔ اور یہ اس انگوٹھی کا موکل ہے۔ سمجھ گئیں؟۔ ہاں یہ بھی ممکن ہے کہ میں تمھیں تمھارے گھر پہونچا دوں اور اتنی دولت تمھارے ساتھ کر دوں کہ عمر بھر کھاؤ اور پھر بھی بچ رہے"

عزہ :۔ وہ بھی ہو نگوڑے بھلا میں اب بھی جی تیری جان کو بیٹھوں گی۔ ہاں ہم وہاں اکیلے اکتائے ہوئے پر رہیں اور تو یہاں اپنی لاڈوں دلگیروں سے پلنگ گرم کرے۔ اور یہ ہیکڑی خانی تو جب جتاؤ کہ بندی قدم سے بولے آئے۔ میں خر تھلی کی طرح بی بی بن کے رہنا چاہتی ہوں۔ معاملہ طے ہو گیا۔ معروف نے دستک دی باری باریاں عزہ اور معروف کی باتیں سن کے حیران تھیں کہ کون بول رہا ہے مگر گو علی کے محل کا واقعہ مشہور تھا۔ سمجھیں کہ شاید اوخا

جلد ۱۶ نمبر ۲۴

مضامین

مورخہ ۱۵ جولائی [illegible]

معروف اسکافی کا قصہ

حتی عجز الحملہ

(از شمارہ ماقبل)

نے میاں جی ۔ اب تو وقت کی گھڑنا گھڑ رہے تھے [illegible] چھلکیاں ترکاری کی ٹوکری ان [illegible] بچے کھچے سے پیچ بند کے کروڑے کوئی چیز ایسی نہ تھی جو حضرت سلطنت مآب پر پیش نہ ہو [illegible] کی گئی ۔ بھتیجی قابل ۔ سر کے بال نوچ ڈالے گئے ۔ [illegible] کے واسطے کوئی کام نہ رہا ۔ تاج شاہی گویا [illegible] ہو گیا ۔ آنکھیں آنسو گئیں کہ [illegible] برس کے بچہ کیسے بن کے ۔ [illegible] کہ شاہی سے فریاد و التجا مگر سننے والا کوئی نہ تھا ۔ کیوں سنتے ؟

ادھر جناب شاہی کی حالت ہو رہی تھی ادھر شہزادی نے اپنی اجازت کر کے کہا کہ بادشاہ اور معروف کو جہاں پھینک آئے تھے وہاں سے اٹھا لاؤ ۔ جن نے بہت خوب ابھی حاضر کرتا ہوں کہہ کے دونوں کو اٹھا لایا ۔ مارے بھوک پیاس کے دونوں کا عجب حال تھا ۔ شہزادی کی رائے اور عقل پر دونوں خوش ہوئے ۔ ابھی محل سے یہ واقعہ باہر شائع نہیں ہوا تھا ۔ وزیر قاضی القضاۃ صاحب کو الٹ کا طول [illegible] سمجھے کہ تم نے کیوں نئے بادشاہ کو اس بے خبری سے باندھ رکھا ۔ جناب [illegible] اسلام فرما رہے تھے کہ یا رب میں کیا کروں اول تو وہ کا فرجن آگیا دوسرے کمبخت کے پاس طلسمی انگوٹھی موجود ہے بھلا ایسے سوا زبان سے روکنے کے اور کیا بنا سکتا تھا ۔ اسی اثنا میں بادشاہ اور معروف دربار میں آئے

انھیں دیکھتے ہی دربار یوں نے مبارک سلامت کا غل مچایا ۔ انھوں نے انھیں سید ھی ہوں ۔ بھئے چلے اترے ۔ تقدیریں گریں ۔ جناب پیر بیٹھے بحال جناب شکیں بند ھی ہوگئیں جو تحفہ کا اور زیب گلو ہے مبارک .... زنماں باتوں کے جھرمٹ میں سامنے لائے گئے ۔ اہل دربار بیٹھے ہوئے تھے بادشاہ جہاں پناہ پر شخص نے اپنا اپنا وار کر کے ثواب کمانا شروع کیا مرکانا سید سے وارا پہرا مدد جارہے ۔

بادشاہ اس عظیم الشان انقلاب سے اتنا مضمحل ہو گیا تھا کہ اس نے اپنی زندگی ہی میں تخت و تاج معروف کے حوالے کر دیا اور چند ہی روز میں سفر آخرت اختیار کیا ۔ شہزادی بھی زیادہ دن تک زندہ نہ رہی پانچ برس کا ایک بچہ چھوڑ کے مر گئی ۔ مرتے وقت انگوٹھی معروف کے سپرد کر دی کہ اب تم جانو تمہارا کام جانے میرے بچے کو اچھی طرح رکھنا ۔

شہزادی کے مرنے کے چھ سات سال بعد ایک روز دربار سے فراغت کر کے میاں معروف شاہ حرم سرا میں تشریف لائے ۔ آدھی رات تک رقص و سرود کا جلسہ رہا ۔ پھر اٹھ کے خوابگاہ میں گئے ۔ زنجیریں نے چیچی کی ۔ آنکھ لگ گئی ۔ کنیزیں بھی علیحدہ ہوئیں ۔ یہ سو ہی رہے تھے کہ انھیں اپنے کان کے پاس سانس لینے کی آواز اور یہ محسوس ہوئی گھبرا کے آنکھ کھول دی تو کیا دیکھتے ہیں کہ بی عزہ خانم ہم پہلو ہیں ۔ استغفر اللہ کہہ کے آنکھیں بند کیں سمجھے کہ خواب پریشان دیکھ رہا ہوں مگر وہیں قباحت موجود تھی ۔ اتنے دنوں میں بی عزہ کی صورت اور بھی نحس ہو گئی تھی ۔ پہچان نہ سکے ۔ کہنے لگے تو کون ؟

عزہ ۔ اوئی مردوئے ڈرتا کیوں ہے میں ہی ہوں تیری بیاہتا بی بی ۔ مگر تو نے خوب چھپکے چھپکے اڑائے ۔

بی عزہ خانم کا حلیہ ان ، پہلے بھی بیان ہو چکا

اب نقش سنئے ۔ گرا دو دانت منہ پر شگاف سے ایک انچ باہر نکلے ہوئے ۔ سیاہ رنگ دانت [illegible] پورٹ بنانے کے قابل ۔ [illegible] [illegible] پر ۲ کر [illegible] بنا ہوا ۔ بڑے بڑے گلن اور ان چہرہ گلبتورے کے ترتیب کا افادات ۔ دو ستون کی [illegible] سکڑ گئے کہ فرمائی پیٹ کا ۔ جھرجھرا جہاں ستی کا تھیلا ۔ ہاتھ پاؤں بدکار سے ایک پاؤں میں فیل پا ۔ آنکھوں میں ناسور بہتا ہوا ۔ نتھنے تکلیں کی طرح پھیلے ۔ ایک کان کٹا ہوا ۔ افلاس کی وجہ سے تمام کپڑے بوسیدہ اور سڑے ہوئے ۔ ہمارے دوست معروف اسی چڑیل کے پیچھے سے بہت دنوں جدا رہے ۔ تقدیر نے ایک نفیس مزاج وفادار خوبصورت شہزادی عنایت کی تھی اب جو اس چڑیل نے سایہ ڈالا تو کلیجہ ہلنے لگے اور ناک بھوں سکیڑ کے کہا بی بی ابھی تک سلامت ہو ۔ ہاں ہوئے اب یہ دن تھے جیسے کہیں کے شہزادے ۔ کچھ نہ اتنیں آئی ہیں ۔ بخاری بیان

بست عام زور منعقد کے ہے

سمن واسطے قرار [illegible] امور تنقیح طلب

نمبر مقدمہ

بعدالت جناب [illegible] صاحب بہادر [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] .... مدعی

[illegible]

[illegible] بنام [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہو گے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا ۔ بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ [illegible] [illegible] جاری کیا گیا ۔

مہر عدالت

دستخط حاکم [illegible]

کمبخت ... کے لئے بچھا یا گیا تھا۔ تو جب تک کہ آدم زاد
پہلے حاضر ہو جائیں [illegible] ایک چڑیل
جان کے بدلے جان لینے پہنچی ہے جسکے بچے
اور بیٹے [illegible] آئی ہے کیونکہ اس
کی [illegible] کر لی ہے۔ کنیزوں کو حکم دیا گیا کہ
کے [illegible] کو [illegible]
کرو [illegible] بیگم صاحب ہیں۔ دیکھیں فرمانروا
[illegible] لباس پہنا ہیں کنیزیں ہر وقت
انکے حضور میں حاضر رہیں۔ [illegible] نافرمانی نہ کریں
وہ سب کچھ [illegible] قمرہ خانم طلسم معروف اور
سلطان معروف [illegible] معروف
سے جو ملیں اپنی خدمت میں حاضر ہونے [illegible]
تھا تو بہت چراغ پا تھیں۔ اور شہزادہ [illegible]
[illegible] خود شہزادہ بھی باوجود [illegible]
[illegible] ناگوار کی اس حرکت کو نہایت [illegible]
دیکھنا [illegible] جب بی قمرہ
تو میاں کا منہ دیکھنا نصیب نہ ہوا تو [illegible]
[illegible] اور [illegible] دعا [illegible]
[illegible] انتقام لینا چاہتی ہے۔ [illegible]
[illegible] سمجھ رہا تھا [illegible]
اگر وہ [illegible] کے [illegible] اعتماد کریں تو [illegible]
[illegible] ترقی کر [illegible]
[illegible] کی وجہ سے [illegible]
[illegible]
[illegible] طلسمی انگوٹھی
[illegible] لگائی اور آدھی رات کو
[illegible] معروف کی خوابگاہ میں
[illegible] اتفاق کی بات
[illegible] انہیں [illegible] دیکھا
[illegible]
[illegible]

[illegible]

ایک کنیز کو ساتھ لیا اور [illegible] کنیز رخصت
[illegible] انگوٹھی لیکے [illegible] سے [illegible] کے
حمام کی جانب چلا [illegible] کہ [illegible] کسی
کے لینے میں [illegible] معروف تو گیا حمام اور بی
قمرہ کو [illegible] انگوٹھی [illegible]
[illegible] تھا کہ [illegible] کی آواز آئی
[illegible] بالکل [illegible] کے [illegible]
جب معروف حمام سے [illegible] اپنی خوابگاہ [illegible]
کمرہ تو شہزادے کے ہاتھ میں [illegible] تھی اور
بی قمرہ خانم [illegible] پھیلائے [illegible]
معروف [illegible] کیا ہوا؟

شہزادہ: کچھ نہیں آپ کہا کرتے تھے کہ تم نے تلوار
تو [illegible] سے کبھی کام بھی لیا۔ تو آج کام لینے
کا وقت آ گیا۔ یہ جادوگرنی انگوٹھی کی تلاش میں
[illegible] مجھے [illegible] آج کی [illegible]
[illegible] آپ کی خوابگاہ کی طرف
جاتے دیکھا۔ [illegible] کہ یہ چڑیل اس وقت
کیوں [illegible] آپ کے کمرے
کی جانب [illegible] جا رہی ہے میں نے
بھی [illegible] کی سب [illegible]
[illegible] کے پیچھے ہو لیا۔ رات اندھیری تھی
اور آپ کے [illegible] غافل تھے۔ آپ
بھی آرام کر رہے تھے۔ یہ جادوگرنی [illegible] کی
[illegible] میں [illegible] کی [illegible] کھڑی رہی اور
پھر آپ [illegible] کو وہاں سے نکال
حمام تشریف لیگئے۔ یہ چڑیل اندھیرے میں کوئی چیز
ڈھونڈنے لگی۔ [illegible] کہ یہ انگوٹھی
ڈھونڈ رہی ہے۔ [illegible] کیا اچھا
کام کیا ہے [illegible] نہیں [illegible]
معروف [illegible] پیار کیا اور کہا
کمبخت یہاں خود نہیں آئی تھی بلکہ [illegible]
[illegible] لائی تھی۔ خدا تجھے سلامت رکھے تو نے
اس [illegible] کو قتل کر کے مجھ پر بہت بڑا احسان کیا۔
بی قمرہ خانم [illegible] ہو گیا [illegible]
[illegible] کی صاحب جان [illegible]

کیفیت سے [illegible] تھا پہلی قسط میں [illegible]
[illegible] خسرو الملک بہادر [illegible]
جنگ بہادر [illegible] پر جلوہ گر ہیں [illegible]
میں سب کی بسر ہوتی ہے۔ [illegible]
کہانی ختم ہو گئی۔ بوڑھیوں کی [illegible] کے
مطابق ہم بھی کہتے ہیں کہ جس طرح یہاں معروف کے
دن پھرے اسی طرح [illegible]

تمام شد

نوٹ:- اس قصے میں غور سے دیکھنے والے پر [illegible]
کی صحیح [illegible] حالت [illegible] کی [illegible]
اور [illegible] مصنف کی طبیعت آئینے کی طرح
واضح کر دی گئی ہے۔ ہمارا ارادہ تھا کہ خود بھی افسانے
کو [illegible] کے مطابق کر کے دکھائیں مگر [illegible]
[illegible] سے ڈر گئے۔ واقعہ یہ ہے کہ [illegible]
[illegible] کا پیٹ رہ گیا ہے [illegible]
[illegible] معروف کو [illegible]
اور [illegible] سے آزاد کر [illegible]
[illegible] بھی غلام [illegible] ہیں۔ [illegible] قمرہ
کسی شہزادے کے ہاتھوں [illegible] ہوگی یا کسی
[illegible] میاں معروف کے [illegible] رہے گی۔
[illegible] ابھی یہاں نہیں [illegible]
[illegible] خوش رہتے ہیں۔ [illegible]
[illegible] کی تشریف [illegible] کیسا کیسا
کیسا کچھ میاں سوچیں [illegible] کسی کا [illegible]
کہ چڑیل وزیر کے [illegible] کی کامیابی میاں
معروف کو جیتے جی حاصل ہوگی جس سے [illegible]
قصہ کا مطالعہ کرنے والے [illegible]
[illegible] اور حالات موجودہ سے بے پروا ہو کے صرف
قصہ کی لطافت پر قناعت کریں تو زیادہ مناسب ہے

سات دن گردش میں ہیں سات آسمان
ہو رہے گا کچھ نہ کچھ گھبرائیں کیا

قصہ بہت پرانا ہے۔ ہم نے بہت [illegible] کیا ہے
جن لوگوں کے سامنے اصل قصہ [illegible]
خاکسار [illegible] کہ [illegible]
ایک [illegible] ہم کسی [illegible] کو

[illegible]

ناامید نہیں۔ اپنے پیچ نقش کرنے کے خلاف میں گر نشانہ
مولانا پیچ سے کتابی صورت میں شائع ہو کے شہرت
حاصل کر رہا ہے ہمیں اس کا اعلان کرتے
ہیں کہ بہ نظر مطالعہ کر لیجئے کہ اگر کسی صاحب نے
نقل خواہ وہ کسی زبان کی ہو درج کرا دی یا
متحرک تصاویر کی فلم تیار کی تو پھر انھیں مولانا
کے حضور میں جواب دہی کرنی ہوگی۔ تمام حقوق
بحق مولانا اور پیچ محفوظ ہیں اور
ان کا اعلان۔

سنا ہے کہ مولانا کے دفتر میں اس قسم کے بہت
خطوط موصول ہوئے ہیں کہ ابھی عربی الف لیلہ
ختم نہیں ہوئی آپ نے وعدہ کیا تھا کہ وہ حصہ چھپ
نہیں ہوا ہے وہ تو شاید عنقریب شائع کریں گے
گزارش یہ بات فرصت سے تعلق رکھتی ہے (ہیولا)

راقم

ملاسفر

نقد النقد

نصیحت

یہ ہفتہ واری کاغذ اخبار ہے تو اچھا۔ مگر لگتے ہے
ملا ہے۔ کلکتہ کی زمین اردو کے لیے ابھی تیس ایک
کوئی کاغذ اخبار بھی اچھا نہیں ایک آدھ ہے بھی تو
خدا جانے کتنی دشواریوں سے اپنے وجود پر قائم ہے۔
ایک تو اردو میں ہونے کی شامت۔ دوسری خرابی
یہ ہے کہ اسلام کا نام لیوا ہے۔ بھلا مسلمان بھی
اپنے نام کی کسی چیز کی پرواہ کرتے ہیں؟ ایسا کریں
تو رسوائی نہ ہو جائیں۔

بہرکیف اس نئے معاصر کی عمر دراز ہو یہی دعا ہے
مسلم قوم دوست کے ایڈیٹر ہیں [illegible] مولانا سید نصیر
[illegible] کلکتہ سے شائع ہوتا ہے۔ منگا کر دیکھیے۔

رنگین

کوئی صاحب ارجن سنگھ نقیر ہیں انھوں نے
دو ورق رنگین کاغذ کے [illegible] ہیں

ایک پیسہ قیمت ہے اور شرح سے خالی کیوں ہیں ۲۰×۳۰
کے آدھے تختے کی قیمت ۵ روپیہ سالانہ رکھی ہے۔
ساتواں نمبر ہمیں ملا ہے اس سے یہ نہیں معلوم ہوتا
کہ آپ ہفتہ وار جلوہ افروز ہوں گے یا ماہوار۔ ہم بھی
آپ کا یہ مقصد کہ زیارت گاہوں کی آرائش کی جائے
عین ہے کہ فرائض ایک مبارک مقصد ہے۔ غالباً
درست ہوا مذہبی فرائض سے غافل ہو کے شرف
اور سند روں کی اصل نام جینی میں صرف کرتے رہتے
ہیں ضرور اپنے نامہ عمل کو غیر کے ہاتھ میں دیکھ کے
فرمائیں گے۔ اور ہم ضرور شکریہ کرنے کی سعی کریں گے۔

انصاف

کانپور سے ایک روزنامہ جدیدہ بنام انصاف شائع
ہوا ہے۔ بحیثیت جماعت کی قدر افزائی کے وہی ایک
کاف ہے جو کانپور اور کلکتے میں مشترک ہے۔ کاف
اور قاف "الف" ہیں قریب قریب لگے جاتے ہیں
ایسے ہمارے دوست قاف ہیں تحقیق (سپنے جیسے)
اگر ایسے ایڈیٹر ہیں تو کم بعید نہیں۔ تحقیق کی شہرت
اور رکنیت عشق سے یہ امید تو ضرور ہے کہ جو محاسن جو
ایک اخباری کاغذ میں ہونے چاہئیں اس میں موجود
ہوں گے بلکہ قاف قسمت اور تحقیق ہیں جو
پرانی آن بان ہے وہ سب سادہ نہ ہو۔ کانپور کے
کاف کی کم بختی ہی کیا کم ہے دیکھیے مستقل مکمل روز
شروع سے نکلا اور دیکھو کر لبدہ مستقبلیا ہونے کے
اول قلیل ہوا۔ پھر اقلیت کی انتہا یہاں تک پہنچی
کہ اب قبر میں پاؤں لٹکائے بیٹھا ہے حضرت حسرت
کو منع کیا تھا کہ جائی قرآن قاہرہ اور غیر مستقل مزاج
کے چکر میں پھنسے ہو۔ مگر انھوں نے ایک نہ سنی عاقبت
میں عزت سادات بھی کھو بیٹھے۔ خدا نخواستہ اگر
انصاف بھی کسی ایسی جماعت یا فرد کی گرم جلیت
کا آلہ ہوا تو بری ہوگی۔ شاید جھوکہ انصاف کے
عربی کو صرف کے بچے اور مستقل مزاج آدمی ہیں۔
ایک دعا کا اور ہو ۔۔۔ کیا؟ اے حضرت انصاف
اور عدل کا ایک ہی باپ کے دو بچے ہیں جن کا اسم مضمر
اور مستقل مزاج ہو۔ اگر کبھی یہاں انصاف رنگیلا ہو

بھی تو انگریزی زمانے میں وہ مسلمانوں کا پابند
قدیم جانوروں کی طرح سلطنت رہے بلکہ انگریزی
شراب اور ہر نام چیز کو جلا کر حکومت میں کیوں
شامل کرنے لگے تھے؟ انصاف کا اصول ہے۔ ان
مطالب کے قانون اور قانون سازی کے کارخانے
ہیں جن کا وجود ہے۔ انصاف پس انصاف کے
مستحق کا طبعی نقصان ہو گیا (اندیشے کی بات نہیں)
ہم نے یہ غلط نہیں کہا کہ تحقیق ایک تجربہ کار
اور حاذق اخبار نویس ہیں۔ دوسرا نمبر ہمیں آج ہی
ملا ہے اور اس میں ہر قسم کی بحث ہیں کا موضوع
آج کل طبیع طلاق ہے موجود ہے۔ امید ہے کہ
سے شائع کرتے ہیں بجٹ برابر بعد [illegible]
۲۰×۲۶ پیمانے کے ڈیڑھ تختے پر یہ اخباری کاغذ
شائع ہوتا ہے اور [illegible] روپیہ سالانہ قیمت مقرر ہے۔

ناخدا

مولوی حامد علی صاحب ندوی نے ایک پمفلٹ
بالا کر عمل بھیجا ہے جس کے سرسری مطالعہ سے
معلوم ہوا کہ موصوف ایک بلاقیمت اخبار نکالنا
چاہتے ہیں جو مسلمانوں کی اصلاح سعت کرے گا
کچھ اجرت نہ لے گا اور جس کا نام ناخدا ہوگا۔ تمہید
میں اتنی دماغ سوزی سے کام لیا ہے کہ اگر اس
دماغ سوزی کا نصف حصہ بھی عمل میں لایا جائے
تو دنیا تر جائے۔

(۱) مسلمانوں کی مالی حالت کی اصلاح یعنی اقتصادی
و معاشرتی امور میں ان کی صحیح رہنمائی کرنا۔ (۲) مذہبی
و سیاسی معاملات میں مسلمانوں کو افراط و تفریط کے
خطرناک راستے سے محفوظ رکھنا اور ان کو [illegible]
(۳) قرض کی حیرت انگیز رسم کے منحوس نتائج سے آگاہ کرنا
(۴) بچوں کی تعلیم و تربیت کی طرف توجہ دلانا اور
بچوں کے خیالات و معلومات میں وسعت پیدا کرنا۔
(۵) ہنگامی معاملات اور ضروری حاجات کے
وقت تمام امکانی مالی و عملی اعانت کرنا۔
یہ تمام کام ناخدا کے ہیں جو ناخدا کے نہیں ہو سکتے
تقلب [illegible] ہونے کا دعویٰ [illegible]



"رقص خونریز"

"پال پال تیرے جی کا کال"

(برما کے غصب کا وقت آیا تھا تو ہمارے جان بل نے اسے ہندوستان کے سر منڈھا تھا۔ مگر اس تحفہ کا فائدہ ہندوستان کو نہ پہنچا
اب الٹی آنتیں گلے پڑیں۔ میاں ہندوستان اس رقص فرسا دم سے دیکھیے کیونکر بچتے ہیں۔)



کہا گیا ہے کہ ناخدا ہماری زبان و محاورے سے ناواقف ہیں متعلق ہم نے کوئی رائے نہیں دی۔ ایک مقام پر ناخدا صاحب فرماتے ہیں کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ بغیر کسی نظام و ضابطے کے محض اپنے جی سے کسی کام کا کرنا کسی کو ایک اچھا کام ہے اور اصل تو اچھا اور برا ہونے کا کوئی معیار نہیں اور یہ کہ کسی کو ہم خواہ اچھا یا برا کہہ سکتے ہیں یا کوئی قابل تحسین فعل ہو یا اگر وقت نہیں معیار ہے تو مجھے کیا اور کیا محنت انقلاب ہے اور میں اسے تسلیم کر لیتا ہوں یا اقل درجہ [illegible]

اس عبارت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ شیخ اسلام نے جس بات کو اچھا یا برا کہا وہ کوئی معیار نہیں۔ حسن و قبح اشیاء عقلی ہے نہ اخلاقی نہ شرعی۔ ناخدا صاحب ہیں تو اسلامی اور مسلمانوں کی اصلاح دماغ و قلب وغیرہ اپنے ذمے لیتے ہیں مگر اچھے برے کی قید کے مخالف ہیں یعنی ضابطہ اور نظام اصل شے ہے۔ یہ صحیح ہے کہ اچھے اور برے کام کا امتیاز ہم بذات خود نہیں کر سکتے۔ مگر اس سے کسی معیار کا نہ ہونا لازم نہیں آتا۔ بہرحال جب کوئی معیار ہی نہیں تو پیارے اسلام نہیں کیا چیز ہے جو اس علت و جنت کو اپنے سر لیتے ہو۔ اور جب کسی معیار کی رو سے اچھے یا برے ہونے کا حکم ہی نہیں لگ سکتے تو اصلاح کسی برائی کی اور رواج کسی بھلائی کا ممکن کس طرح ہوا؟

ہم دیکھتے ہیں کہ جہاں مسلمانوں میں اور خرابیاں ہیں وہاں ان میں ایک عمدہ صفت یہ بھی ہے کہ اپنی حد سے آگے بڑھنے میں مطلق تامل نہیں کرتے۔

اس لائحہ عمل میں بادہ گوئی جسے آجکل صحافت بلاغت روشن خیالی کہتے ہیں بہت ہے تاہم مسلمانوں کی اصلاح ایک ایسا ارادہ ہے جو بلحاظ حسن نیت کے نہایت ضروری ہے۔ لہذا جناب ندوی کی کوششوں میں برکت ہونی چاہیے۔ جن کا قول ہے کہ یہی صورت مسلمانوں کے قومی اور مذہبی اور سیاسی کاموں پر ایک وسیع نظر ڈالتا ہوں تو یہ دیکھ کر حیران رہ جاتا ہوں کہ اس مرد بیمار کے تمام معالج اور طبیب باوجود مقدور مقتضائے مرض کے اصل مرض کی تشخیص میں اب تک ناکام رہے ہیں۔

ہم اپنے مہربان ندوی صاحب کی خدمت میں ایک حاذق مستقیم کا پتہ عرض کرتے ہیں کہ انھوں نے چاہا ہے اس مرد بیمار کی نبض پر ہاتھ رکھا ہو یا نہ رکھا ہو مگر تمام معالجوں اور طبیبوں کے جہل کی نبض خوب پہچانی۔ ماشاء اللہ گریہ معالج لکھنا نا قراض اور مرض ناشناس ہوتے تو ضرور طبیب گرفتہ آئندہ وہ آپ کو اپنی نبض دکھاتے۔

"لائحہ عمل" کے مصنف صاحب نے ایک تحریر "قرض حسنہ" کی بھی نقل کی ہے" فرماتے ہیں۔ "قرض حسنہ کی وبا خصوصیت کے ساتھ مسلمانوں میں عام ہو رہی ہے۔ اور بجز سود و سود مرکب [illegible] "حسنہ" کی قید کے ساتھ "سود" بھی کیا خوب ہے۔ اور قرض حسنہ کا وبا ہونا بھی کیا خوب! آج تک قرض حسنہ کو ہم یہی سمجھتے تھے کہ یہ مسلمانوں کے واسطے ایک نعمت ہے اور اس کی ساخت مذہبی کی ایک عمدہ دلیل خود اللہ میاں بھی "قرض حسن" بغیر ذاتی ضرورت کے باعلان عام "من ذا الذی یقرض اللہ" مانگا کرتے ہیں۔ اور ادائی اس کی قیامت کے وعدے پر اٹھا رکھتے ہیں۔ یہ معلوم نہیں کہ ناخدا صاحب نے یہ رمز سمجھا یا نہیں۔ نہ جو تکلے ہیں تو صفت رابعہ اہل اسلام [illegible] ہیں اور مستفید ہوں۔ بہ فیض ناخدا ناخدا لکھنؤ تحسین ارشاد کر چکے۔ مگر ناخدا صاحب بھی لکھنے میں کسر سر کر رہے ہوں تو لائحہ عمل نکالا گیا ہے بہت خوب صورت تقطیع پر شائع اور طلاقت کی پابندی رکھا جا چھپا ہے۔

آسان الف بے

مسز [illegible] شیخ طیب جی اُن مسلمان خواتین میں ہیں جنہیں مسلمانوں کی تعلیم کی اشاعت ہے۔ آپ بمبئی [illegible] کمیٹی کی ممبر بھی ہیں اور اپنا تمام وقت ترقی تعلیم کے مساعی میں صرف کرتی ہیں۔ انھوں نے ناخواندہ اطفال اور افراد کے لیے یہ آسان الف بے مرتب کی ہے اس میں تمام شکل [illegible] بڑوں کی انفرادی اور مرکبی صورتیں واضح قلم سے تحریر کیں ہیں ہر صفحہ میں ایک پانچ حروف کا حال لکھ کے سمجھایا ہے۔ ہمارے نزدیک یہ سعی نہایت قابل شکر ہے خصوصاً بمبئی میں جہاں اردو کو بہت مدد پہنچانے کی ضرورت ہے۔ ہمیں امید ہے کہ یہ کتاب مقبول ہوگی۔ قیمت معلوم نہیں۔ غالباً ایجوکیشنل کمیٹی بمبئی کے پتہ سے مل سکے گی۔

ترتیب نئی ہے اس وجہ سے استاد کو بہ نسبت شاگرد زیادہ محنت کرنی پڑے گی تو یہ کوئی عیب نہیں۔ آجکل درس خارج کا رواج ہے استاد پڑھاتا ہے شاگرد سنتے ہیں۔ عرب میں بھی درس خارج کا سلسلہ رائج ہے درس میں شاگرد پڑھتا ہے استاد پڑھاتا ہے۔

ہنسانے فسانے

نام ہی سے ظاہر ہے کہ یہ کتاب کس کام کی ہے سید ابراہیم صاحب فرید آبادی نے ظرافت کے مضامین لکھ کے ہیں مختصر فسانے شائع کیے ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ آجکل زندہ دلی کو پیدا اور ترقی ہو رہی ہے۔ اور کچھ نہیں تو مسلمان آپس میں ہنسی خوشی میں جان اللہ [illegible] ہنسنے کی حالت مقل مضحک یا دلپذیر خندہ ہیں لہذا اس مجموعہ کو جو شخص ظرافت سے خالی سمجھے اس کی عقل پر ہنسنا واجب ہے خصوصاً آپ کی ہے نام کی ترتیب۔ سبحان اللہ کل عبارت ایسی ہے عنوان و رفتار میں لکھی جاتی تو دوسرا وہ ہنسی آتی۔

[illegible] مضامین پر ہم کبھی تنقید نہیں کرتے۔ اس لیے کہ یہ عمل ظریف وہی ہے جو دوسروں کو ہنسائے ہم کو تو ہنسنے کے لیے پیدا کیا ہے۔ ہنسانے والے کوئی اور ہوں گے۔ پس جب ہم باصطلاح حال ظریف نہیں کر ظرافت عبارت پر ہنسانے کا حق ہمیں حاصل نہیں۔

جن صاحب کو ہنسنا منظور ہو وہ اس کتاب کو جو کتاب الناظر پریس لکھنؤ یا جناب مصنف ابراہیم فرید آبادی سے طلب فرمائیں۔ [illegible] ۲۰×۳۰ تقطیع اور ۲۲۲ صفحہ کا حجم ہے۔

ایک [illegible] ریڈیو کے لیے [illegible] اور [illegible]

تقاضا ہور ہا تھا کہ عنایت کیا ہے ابھی جو آپ کو بارش کا حال کیا کہ کہاں سے شامل ہوا۔ مر خاموش تھے۔

لب او گفتن جناں بستم کہ گوئی
دہن بر چہرہ زخمے بود بہ شد

مگر لوگوں نے حکومت کا طلسم باقی نہ رہنے دیا۔ دیکھیے اس گفتگو سے کتنے دل نادم ہوتے ہیں اور کتنے خوش!
ہم نے تو کہا تھا چند قرض تھے ادا کر دیے۔ ورنہ قرض کا بڑھانا سمجھ کا کام نہیں آئندہ اختیار ہے۔

واقف .... م ادیبانہ لوح دوکاٹ

مولانا پنچ کی نوٹ بک

سُراغ جرم کے عمدہ طریقے

(۱) کسی ہندوستانی خفیہ پولیس افسر نے فحش اور گندی گالیاں دیں۔

(۲) کانسٹیبلوں نے دونوں ٹانگوں کے درمیان پونے چار فٹ کا فاصلہ رکھ کے کھڑا رکھا۔

(۳) مقدس کتابیں بھینس کے پاؤں تلے روند دیں۔

(۴) ڈنڈے مارے۔

(۵) مکے مارے۔

(۶) بیہوش کر دیا۔

(۷) ...... مخصوص کو زور سے کئی بار طول میں بڑھانے کی سعی کی۔

(۸) آٹھ روز تک فاقہ دیا۔

(۹) چوٹی اس زور سے کھینچی کہ بال کندہ ہو گئے خون نکل آیا۔

(۱۰) شب کو سینہ پر چڑھ کے ایک کانسٹیبل نے اپنا عضو مخصوص ملزم کے منہ میں ٹھونسا اس سے پہلے ہاتھ پاؤں باندھ دیے تھے۔

(۱۱) جہاں سے لوگ پاخانہ پھرتے ہیں وہاں کانسٹیبل نے انگلیاں بھونکیں۔

(۱۲) منہ پر گوکا ترچھا چڑھا یا سورلما کی جھٹکے ...
کسی ملزم کا بیان ہے یہ تمام کاروائیاں ... لینے کی کوشش کی تاکہ وہ جرم کا اقبال کر لے۔

ذات پر قانونی سزا عائد کروائے۔

سنو میاں ملزم صاحب!

(۱) سپرنٹنڈنٹ کبھی گالی نہیں بکتا اور بک ہی کیسے سکتا ہے کسی کا اجارہ نہیں زبان اُسکی ہے وہ اور اپنی زبان کا استعمال وہ خود ہی خوب جانتا ہے۔ ہندوستانی ملازم پولیس زمانہ قدیم میں عادت رکھتے تھے کہ آپ جناب قبلہ کہتے ہیں مہذب طریقوں کے اختیار کرنے سے پولیس میں کام نہیں چلتا نہ حاکم کا رعب مانا جاتا۔ صاحب لوگ اکثر اُردو زبان کے ان محاورات سے ناواقف ہوتے تھے جسے گالی کہتے ہیں لہذا ایک صاحب کو اپنے منشی سے نوٹ بک میں گالیوں کی فہرست لکھنی پڑی۔ انھوں نے یہ ورد کر لیا کہ ادھر کسی منحوس وارد کا سامنا ہوا صورت دیکھتے ہی شروع کر دیا کہ ہم پکڑنے کی کتاب کھولی۔ اور آموختہ گردان گئے۔ تیری ماں کی تیری بہن کی۔ اُسکے بعد صورت دیکھی اور پوچھا "ول! کیا بات ہے؟" تمہید تقریب کو سمجھتے ہی غیرت دار آدمی سامنے سے ٹل جاتا۔ اور بندۂ غرض بیچارہ یہ سمجھتا کہ حضور ڈیجو لقب ہے تبھی تو فرماتے ہیں۔ پھر بھلا الغرض جمال اگر ہندوستانی افسر نے بھی یہی رویہ اختیار کیا تو دل کیوں دکھے۔ صاحب کی گالی سے تو ہم وطن کی زبان حسب خیالات موجودہ افضل سمجھنی چاہیے۔

(۲) ٹانگوں کا پھیلا کر کھڑا کرنا کوئی عیب نہیں۔ سائنٹفک اکسر سائز ورزش ہیں ایسے متعدد طریقے درج ہیں۔ خود صاحب لوگ خواہ ہندوستانی مجلس ہو یا ولایتی۔ جب کھڑے ہو کے دوسرے شخص سے گفتگو فرماتے ہیں تو دھڑ آپ سے تنگ ہوتا ہے پتلون پھیلا کے اور پتلوں کی جیبیں ہیں ہاتھ ڈال کے کھڑے ہوتے ہیں جب تک دوسرا گفتگو کرتا ہے سیٹی بجاتے رہتے ہیں۔ لہذا ایسا ہم عیب نہ اوو۔

(۳) تیغ خالد یا عداوت کوئی سبب نہیں ہند نہیں رو مقدس کے خلاف ایک مقام ہے پھر وہاں کوئی مقدس کتاب کیسی خود ... تا کہ بعد میں جانا صاحب آپ مذہبی کتابیں کا مادی نقصان باقی نہیں رکھا...

(ایلیٹوں سے متعلق جو بھائی تھی یا تھون بکھیر کا تم کرتے ہیں۔

(۴) پیچھوں کی چھڑیاں جن پر چوٹی کمر میں نہیں استعمال کرتی ہیں۔

(۵) مکے بھی علاوہ قیاس ایک طرف باکسنگ کی مشق ہے۔

(۶) بیہوشی ہمیشہ راحت میں آتی ہے۔

(۷) اسمیں کیا برائی ہے طبی اشتہار بازوں کی اصطلاح میں وہ قابل فخر بنا دیا۔

(۸) فاقہ نہیں دیا جیل کے ڈاکٹر نے علاج ہی تجویز کیا۔ بدہضمی کی رپورٹ ملاحظہ طلب۔

(۹) چوٹی آلہ خودکشی تھی ممکن ہے کہ کسی دم حسب تجویز میں ملزم ہو گئی ہو پھیلانے میں جھٹکا لگ گیا اور وہ کوئی جرم نہیں۔ اسلیے کہ نیت خراب نہ تھی۔

(۱۰) ملزم بہلا ہے اور تنہا ہے واقعی الا سکی آزمائش مقصود تھی۔

(۱۱) ابھی انگلیاں نہیں کیں۔ سمجھا کیا گیا!

(۱۲) یہ لقوہ زدہ کا علاج تھا۔ ڈاکٹر گواہی دے گا۔ کوئی ہمارے جوابوں سے فائدہ اٹھانا چاہے تو نقصان میں رہے گا۔

سرنشست نظر ہو سرسری نصیحت ... شبنم ... لیا
غلط و صواب ... ملزم۔

نوٹس ہوالہ حسب دفعہ ۱۴۸ سب سکشن (۳) ایکٹ ۱۹۲۵ء

بعدالت ڈسٹرکٹ جج ...

درخواست دیوالیہ نمبر ۹ ۱۹۳۵ء

تیغ بہادری ولد ... ساکن ... گزشتہ تحصیل ... کی درخواست دیوالیہ سے ... اس درخواست پر ... واقعات کے متعلق تفصیل ... کی رپورٹ ... درخواست ... کے بعد یہ طے کیا گیا کہ ان ... آمدنی ... کے متعلق ... شرائط کی تعمیل کرنے کے بعد ... کیا جائے۔

قرضخواہوں کی ... آمدنی ... کے متعلق ... اور اس جائداد کے متعلق ... سال کے اندر ... جائے ... کارروائیاں کرنا چاہتے ہوں وہ اختیار کریں۔

دستخط
سردار حسین
منصرم